© rasailojaraid.com

قسط - 5

نوجوان نسل کی بے راہروی اور اس کا علاج

محمود اسماعیل السلمانی

5۔ **غرور وتکبر**: یہ دراصل شیطان کی صفت ہے۔ جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو ابلیس نے غرور وتکبر کا مظاہرہ کیا: ﴿ **فسجدوا إلا إبليس لم يكن من الساجدين ۞ قال ما منعك الا تسجد إذ أمرتك قال أنا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين ۞** ﴾ (الأعراف: ١١-١٢) ''پس حکم کی تعمیل میں تمام فرشتوں نے سجدہ کیا صرف ابلیس رہ گیا، وہ سجدہ کرنے والا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کو کس چیز نے روکا کہ سجدہ نہ کرو، جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا؟ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو گارے سے۔'' ابلیس کے اس تکبرانہ قول کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے ملعون ہو گیا۔

﴿ **قال فاهبط منها فما يكون لك أن تتكبر فيها فاخرج إنك من الصاغرين ۞** ﴾ (الأعراف: ١٣) ''تو اس سے اتر جا، تمہیں یہاں (جنت میں، یا اتنے مرتبے میں) رہ کر غرور وتکبر کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا تو یہاں سے نکل جا، کیونکہ تم ذلیلوں میں سے ہو۔''

تکبر اور غرور دوسروں کو حقیر اور کمتر سمجھنے، اپنے آپ کو بالاتر سمجھنے اور اپنی انانیت پر اترانے کی ایک ذلت آمیز صفت ہے۔ یہ بری صفت عام طور پر درج ذیل چیزوں میں دیکھی جا سکتی ہے:

۱۔ **علم میں**: انسان اپنے علم پر ناز کرتا ہے اور کثرت معرفت پر اسے غرور آتا ہے، ایسا انسان بعض اوقات اپنے سے بڑے عالم کو عزت کے بجائے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہیں سے اس کی ہلاکت اور بربادی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ گھمنڈ اسی کے پاؤں کی زنجیر بن جاتی ہے اور اس کے علم وعرفان کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے، آہستہ آہستہ وہ لوگوں کی نگاہوں سے گرنے لگتا ہے۔ قیامت میں اس کی سزا الگ ہے۔

۲۔ **مال ودولت میں**: بہت سے لوگ مال کی فراوانی پر فخر کرتے ہیں اور اسے امتحانِ الٰہی نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ فضول خرچی اور بے جا تصرف کا ارتکاب کرتے ہیں، حق راستوں کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ ہر اس راہ میں مال نچھاور کرتے ہیں جو حرام ہو، ایسے لوگوں کی اولاد بھی باپ کی دولت لوٹنے میں پس وپیش نہیں کرتی، دولت کے غرور وگھمنڈ کی وجہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے پڑھائی کی طرف توجہ نہیں دیتی۔ نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ﴿ و تلک الأیام نداولها بین الناس ﴾ (آل عمران/ ١٤٠) کے مطابق ایسے لوگ آہستہ آہستہ بھکاری یا چور، ڈاکو بن جاتے ہیں۔

نیز غرور و تکبر جسمانی قوت، عزت و شرف اور عبادت وغیرہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہلک بیماری سے بچائے۔

6۔ **سستی اور کمزوری:** دھوکہ دہی، ریاکاری اور غرور و تکبر کا نتیجہ ہے کہ طاقتور اور باعزت انسان سست، کمزور، بزدل اور بخیل بن جاتا ہے۔ کسی چیز میں اس کا دل نہیں لگتا، نہ نصیحت اس کے پلہ پڑتی ہے، نہ غیرت اسلامی اس کے دل میں اترتی ہے۔ ہر بُری چیز اس کو اچھی لگتی ہے اور ہر اچھی چیز اس کو بُری۔

علاج: اولاد کو ابتدا ہی سے خیر و برکت کی تعلیم دینا، ادب و تمیز سکھانا لازمی ہے، کوئی بچہ اگر کمزوروں اور چھوٹوں کو بے جا مارتا ہے تو یہ ایک ظلم ہے، اس ظلم کی بُرائی کے بارے میں اس کو بتانا، اپنے بھائی بہنوں سے حسد کرتا ہے تو اس کی برائی کو بیان کرنا، کسی کو دھوکہ دیتا ہے تو اس کے گناہ سے آگاہ کرنا، بچے میں کبر و نخوت ہے تو تواضع کی تعلیم دینا، کسی کام میں سستی کرتا ہے تو اس کے نقصان سے مطلع کرنا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے، قرآن و حدیث کی تعلیمات پر چلنے کی تلقین کرنا بہترین اور واحد علاج ہے۔

بچوں میں جو بھی بری بات نظر آئے فوراً اس برائی سے بچے کو آگاہ کرنا چاہئے تاکہ بچہ دوبارہ اس غلطی کا ارتکاب نہ کرے۔ ذیل میں قرآن و حدیث سے ان بیماریوں کا تفصیلی علاج بتایا جاتا ہے، تاکہ والدین، سرپرست اور اساتذہ اپنی اولاد، ماتحتوں اور طلبہ کو ہر قسم کی روحانی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکیں:

ا۔ آپ کی آنکھوں کا تارا اگر بد خلق ہے تو اسے حسن خلق کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود اپنے اندر حسن خلق پیدا کریں، تاکہ بچوں میں یہ صفت راسخ ہو جائے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ ادفع بالتی هی أحسن فإذا الذی بینک و بینه عداوة کأنه ولی حمیم ﴾ (فصلت: ٣٤) ”برائی کا بدلہ اچھائی سے دیا کر (ایسا کرے گا تو دیکھ لے گا) جو تیرا دشمن تھا وہ ایک دم سے تیرا دلسوز دوست بن جائے گا“۔ یعنی کوئی بد خلقی سے پیش آئے تو اس سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ، کوئی گالی دے تو اسے دعا دو، کوئی ظلم کرے تو اس سے انصاف کرو، کوئی غصہ اور خفگی کا اظہار کرے تو اس پر صبر کرو۔ الغرض ہر برائی کا مقابلہ اچھائی سے کرو۔ (اشرف الحواشی: ٥٧٢)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ و سارعوا إلی مغفرة من ربکم وجنة عرضها

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

السموٰات والأرض أعدت للمتقين ۞ الذين ينفقون في السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين ۞﴾ (آل عمران/١٣٣-١٣٤) ''اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی طرح ہے، یہ ان پرہیزگاروں کیلئے تیار ہوئی ہے جو فراخی اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں (قدرت کے باوجود انتقام نہیں لیتے) اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے''۔

ان آیات میں جنت کے مستحق لوگوں کے اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ ان کی پہلی صفت خوشحالی اور تنگدستی ہر حالت میں اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کرنا ہے اور رضائے الٰہی کے لئے مال صرف (خرچ) کرنے سے انہیں کوئی چیز غافل نہیں کرتی۔ ان کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ غصہ سے مغلوب ہونے کے بجائے اس پر قابو پا لیتے ہیں۔ نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے: {ليس الشديد بالصرعة، إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب} (رواه البخاري ٥/٢٢٦٧ حديث ٥٧٦٣، ومسلم ٤/٢٠١٤ حديث ٢٦٠٩) ''پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو رکھے''۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: {البر حسن الخلق} (مسلم ٤/١٩٨٠ حديث ٢٥٥٣) ''حقیقت میں تمام نیک کام اچھے اخلاق میں شامل ہیں۔'' مزید ارشاد فرمایا: {إن من أحبكم إلي وأقربكم مني مجلسا يوم القيامة أحاسنكم أخلاقا} (الترمذي ٤/٣٧٠ حديث ٢٠١٨، والبخاري في الأدب المفرد ١/١٠٤، ومسند أحمد ٢/١٨٩ حديث ٦٧٦٧) ''میرے نزدیک تم میں سب سے محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہی لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں''۔

٢۔ بچوں کو اپنے ساتھیوں سے لڑنے پر حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے انہیں برداشت اور عفو و درگزر کرنے کی تعلیم دیں۔ یہ بچے کے اندر حسن خلق کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إنما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب ۞﴾ (الزمر: ١٠) ''بے شک پورا پورا اور بے حساب اجر و ثواب تو ان کو ملے گا جو برداشت کرنے والے ہیں''۔

٣۔ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو شرم و حیاء کی تعلیم سے آراستہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (الحياء شعبة

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من الإیمان) (البخاری ۱/۱۴ حدیث ۹، والترمذی ٤/۳۷٦ حدیث ۲۰۲۷) ''شرم وحیاء ایمان کی ایک اہم شاخ ہے۔'' اور فرمایا{ الحیاء لایأتی إلا بخیر }(البخاری ٥/۲۲٦۸ حدیث ٥۷٦٦، ومسلم ۱/٤٦ حدیث ۳۷) ''شرم وحیاء اچھی اور بھلی چیز ہی لاتا ہے''۔اور فرمایا: {الحیاء خیر کلہ} (البخاری ٥/۲۲٦۸ حدیث ۷۳) ''شرم وحیاء کامل ومکمل بھلائی ہے''۔اس تعلیم وتربیت سے نہ صرف ان میں بدگوئی اور فحش کاموں سے اجتناب اور حرام امور سے پرہیز کا جذبہ پیدا ہوگا، بلکہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی عملی تعلیم دے گا۔

۴۔ بچے میں خود اعتمادی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی ترغیب دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ وعلی اللہ فتوکلوا إن کنتم مؤمنین ۞﴾(المائدۃ:۲۳)''اور تم صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو، اگر تم مؤمن ہو''۔اور ارشاد فرمایا:﴿ فإذا عزمت فتوکل علی اللہ إن اللہ یحب المتوکلین ۞﴾(آل عمران/۱۵۹)''جب بھی کسی کام کا عزم کرو تو اللہ ہی پر بھروسہ کر کے اس کام کو بجالاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

اس سے بچے کے اندر خود اعتمادی کی صفت پیدا ہوتی ہے اور کٹھن سے کٹھن مراحل کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کا خوگر بن جاتا ہے:﴿ الذین قال لھم الناس إن الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم إیمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۞﴾ (آل عمران/۱۷۳) ''(ایمان ویقین اور توکل پر پلے ہوئے لوگ وہ ہیں) جب ان سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے مقابلہ کیلئے لوگوں نے بڑا لشکر اور سامان حرب جمع کیا ہے، پس ان سے ڈرو، یہ سن کر (وہ ذرا بھی بودے نہ ہوئے) اور ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور وہ کہنے لگے اللہ پاک ہمارے لئے کافی ہے، وہی بہترین کارساز ہے''۔

توکل کی افادیت نبی آخر الزمان سے سنیے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:{ لو أنکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یُرزق الطیر تغدو خماصاً وتروح بطاناً} (رواہ الترمذی ٤/٥۷٤ حدیث ۲۳٤٤ وحسنہ، ومسند أحمد ۱/۳۰ حدیث ۲۰٥) ''اگر تم صحیح معنوں میں اللہ پر توکل کا حق ادا کرو، تو تم کو بھی ایسا رزق دیا جائے گا جس طرح پرندے کو رزق ملتا ہے، وہ صبح خالی پیٹ نکلتا ہے تو شام کو پیٹ بھرا واپس لوٹتا ہے''۔

© rasailojaraid.com